Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار: ۲۱- شعبان ۱۴۱۳ھ، ۱۴- تبلیغ ۱۳۷۲ہش، ۱۴- فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۳۸

صبر اور یقین کا چولی دامن کا ساتھ ہے

صبر کے اندر دو مفہوم داخل ہیں۔ ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کرتے جانا اور کسی قسم کی مایوسی کا اظہار نہ کرنا۔ دوسرے کامل یقین رکھنا کہ مَیں ہر حال غالب آؤں گا۔ صبر اور یقین کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ صبر وہی لوگ کرسکتے ہیں جو اپنے مقصد کے غلبے پر کامل یقین رکھتے ہیں اور متذبذب نہ ہوں۔ یقین میں کمی آئے گی تو صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگرچہ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے مگر کوشش کرنا انسان کا فرض ہے جیسا کہ قرآن شریف نے صراحت سے حکم دیا ہے کہ (—) یعنی انسان جتنی جتنی کوشش کرے گا۔ اسی کے مطابق فیوض سے مستفیض ہو سکے گا۔ اور دوسری جگہ فرمایا (—) جو لوگ خدا میں ہو کر خدا کے پانے کے واسطے تڑپ اور گدازش سے کوشش کرتے ہیں۔ ان کی محنت اور کوشش ضائع نہیں جاتی اور ضرور ان کی راہبری اور ہدایت کی جاتی ہے۔ جو کوئی صدق اور خلوصِ نیّت سے خدا کی طرف قدم اُٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی طرف راہ نمائی کے واسطے بڑھتا ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ تدبّر کرے اور حق طلبی کی سچّی تڑپ اور پیاس اپنے اندر پیدا کرے۔ معلومات کے وسیع کرنے کی جو سبیل اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے ان پر کاربند ہو۔ خدا بھی بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس شخص سے جو خدا سے لاپرواہی کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۵۶۷-۵۶۸)

کبھی ظالم بننے کی کوشش نہ کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے فرمایا ہے (—) ظالم نہ بننا۔ مظلوم کی زندگی گزارنے کی کوشش کرنا کیونکہ جو ظالم بن جاتا ہے یا جو گروہ یا فرقہ ظالم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کی راہوں کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا۔ اور جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت کی راہوں کے سامان پیدا نہیں کرتا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کی زندگی ایک کامیاب انسان کی زندگی نہیں کہلا سکتی۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کامیاب ہوا۔ اور فلاح اس نے حاصل کی۔ کیونکہ (—) ظالم لوگ فلاح حاصل نہیں کیا کرتے۔ جس فلاح کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے (کلام پاک) میں مظلوم کے لئے۔ صاحب ایمان کے لئے۔ قربانی اور ایثار کے نمونے دکھانے والوں کے لئے۔ اس کی راہ میں دکھ اور درد اور مشقت برداشت کرنے والوں کے لئے دیا ہے۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں کیونکہ جب یہ کہا گیا کہ ظالم فلاح حاصل نہیں کر سکتے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ (—) وہ اللہ کی محبت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی محبت تمہیں حاصل رہے اور تمہیں وہ کامیابی حاصل ہو جس کامیابی کا وعدہ (کلام پاک) نے تمہیں دیا ہے تو یاد رکھو کہ یہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل اور رحم سے ہدایت کے سامان پیدا نہ کر دے۔ پس کبھی ظالم بننے کی کوشش نہ کرو۔ کبھی کسی پر ظلم نہ کرو۔ کبھی ایسے حالات پیدا نہ کرو کہ دنیا میں۔ تمہارے ملک یا علاقہ یا شہر اور گاؤں میں فسادات پیدا ہو جائیں۔ ہر دکھ کو خدا کیلئے برداشت کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (—) جو لوگ اس کی راہ میں ایذا اٹھاتے ہیں۔ تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے رضا کی جنت کے سامان پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہترین جزاء دینے والا ہے

(از خطبہ فرمودہ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۸ء)

واقفینِ نو کے والدین توجہ فرمائیں!

آپ اپنے واقفینِ نو بچوں کے حوالہ نمبر ہمیشہ یاد رکھیں اور دفتر سے خط وکتابت اور رابطے کے وقت یہ حوالہ ضرور دیں۔

وکیل وقفِ نو

ضروری اعلان

بابت یوم حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

احباب جماعت حسب معمول ۲۰- فروری ۱۹۹۳ء کو جماعتوں میں یوم حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی کے پروگرام کو کامیاب بنائیں اور اس کے متعلق احباب کو معلومات بہم پہنچائیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

ولادت

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ اسلام آباد ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ اگست ۱۹۹۲ء کو تیسرا بچہ (پہلا بیٹا) عطا فرمایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت "فاتح الدین احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے نوازے اور مبارک دراز عمر عطا فرمائے۔

سانحۂ ارتحال

مکرمہ ہاجرہ درد صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۹۳ء لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۷ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی اور حضرت عبدالرحیم صاحب درد کی بیٹی تھیں اور محترمہ رضیہ درد صاحبہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی میت اسی روز لاہور سے ربوہ لائی گئی۔ بعد عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴- تبلیغ ۱۳۷۲ہش ۱۴- فروری ۱۹۹۳ء

اچھی عادتیں

کہتے ہیں آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ اس محاورہ میں لفظ تو "کل" کا استعمال ہؤا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کام بھی کرنا ہے اور جس وقت کرنا ہے اسی وقت کر لو۔ صبح کا کام دوپہر تک نہ چھوڑو اور دوپہر کا کام شام تک نہ چھوڑو۔ اس میں کام کی اہمیت سے زیادہ رویّہ کی اہمیت ہے۔ ہو سکتا ہے کام تو معمولی سا ہو لیکن آپ نے اسے کیا نہیں اور پھر کسی وقت پر اٹھا رکھا۔ کام تو وہ شائد بعد میں ہو ہی جائے گا اور کام کی نوعیت میں کوئی فرق بھی نہیں پڑے گا لیکن آپ کی طبیعت میں ضرور فرق پڑ جائے گا۔ آپ کے رویّہ میں فرق پڑ جائے گا۔ آپ کو یہ عادت پڑنے لگے گی ـ اور پھر پڑ ہی جائے گی ـ کہ چلو یہ کام بعد میں کسی وقت کر لیا جائے گا۔ پہلے چھوٹے چھوٹے کاموں میں تاخیر ہوگی اور پھر بڑے بڑے کاموں میں۔ طبیعت میں نہ صرف کاہلی پیدا ہوگی بلکہ غفلت بھی اور یہ بات کسی طرح بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ کہنا یہ چاہیئے کہ ہر بات ضرر رساں ثابت ہو گی۔

غفلت دنیوی کاموں میں بھی ہو سکتی ہے اور دینی کاموں میں بھی اور جس طرح یہ عادت دنیوی کاموں میں ضرر رساں ہے اسی طرح۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ دینی کاموں میں بھی نقصان کا باعث۔ اگر انسان یہ عادت بنا لے کہ ہر کام اپنے وقت پر کر لینا ہے تو وہ چست اور چاق و چوبند بھی رہے گا۔ کسی وقت بھی اس پر دو کاموں کا بوجھ نہیں پڑے گا۔ یعنی چھوڑے ہوئے کام کا بھی۔ اور جو کام اس وقت کرنا ہے۔ جب چھوڑا ہؤا کام کرنے کی نیّت کی ہے۔ یہ بھی تو کہتے ہیں نا کہ ایک وقت میں ایک ہی کام۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک وقت میں توجہ ایک کام کی طرف ہی رکھی جائے تاکہ پوری توجہ سے کام بہتر کیا جا سکے گا۔ اور اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے جو کام جس وقت کرنا ہے اس کام کے ساتھ چھوڑے ہوئے کام کو ملا کر ایک کی بجائے دو کام نہ کرنے پڑیں۔

عادتیں بنائی جاتی ہیں۔ صرف ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ فیصلہ کریں کہ کون کونسی عادتیں اچھی ہیں اور ہم نے بنائی ہیں۔ اچھی عادتوں میں سے ایک عادت ہر کام اس کے اپنے وقت پر کرنے کی ہے۔ اگر ہم یہ عادت بنا لیں تو بہت کچھ سنور سکتا ہے۔

رات کی تاریکیوں میں تو سفر دشوار ہے
لیکن اتنا ہی بہت ہے راستہ ہموار ہے
ایک جذبہ ہے مسافت ایک منزل کا حصول
یہ اِدھر تیار ہے اور وہ اُدھر تیار ہے

ـــــــ ابوالاقبال

○

ہنستے ہوئے دیکھے ہیں کئی لوگ سرِ دار
مولا یہ تری دین ہے تو ہے بڑی سرکار

آغاز تو لگتا تھا کہ جینے کی ہے معراج
انجام محبت میں فنا سے ہے سروکار

تُو میری طرف دیکھ کہ تُو ہے مری آنکھیں
میں دیکھ نہ پایا بھی تو ہو جائے گا دیدار

سمجھے کوئی آنکھوں کی بھلا تشنہ لبی کیا
یک قطرۂ خوں دل ہی نہیں مائلِ ایثار

انصاف کی پھوٹی ہے کرن دور افق پر
بن جائے تعصّب کی زمیں اس کی نہ دیوار

ہر شئے کے توازن میں بگاڑ آنے لگا ہے
لگتا ہے کہ اب صلح بھی ہے برسرِ پیکار

ممکن ہو تو تُو میرے تعاقب میں چلا آ
منزل سے ورے رہنا نہیں مجھ کو سزاوار

ہر شام شفق دیتی ہے پیغام فنا کا
ہر صبح بتاتی ہے کہ جینے کے ہیں آثار

آدابِ جنوں کون سکھاتا ہے کسی کو
دیوانوں پہ کھُل جاتے ہیں ہر قسم کے اسرار

مَیں ان کو بُلاؤں تو وہ آجانے سے قاصر
وہ مجھ کو بُلائیں تو ہمہ وقت ہُوں تیار

جو کچھ بھی کہا تُو نے وہ ہے تیری حکائت
مجھ کو تو نسیم اچھے نہیں لگتے یہ اشعار

نسیم سیفی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہستی باری تعالیٰ

تمہارا پروردگار وہ خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ یعنی اس نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کر کے اور تشبیہی صفات کا ظہور فرما کر پھر تنزیہی صفات کے ثابت کرنے کے لئے مقام تنزہ اور تجرد کی طرف رخ کیا جو وراء الوراء مقام اور مخلوق کے قرب و جوار سے دور تر ہے۔ وہی بلند تر مقام ہے جسکو عرش کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تشریح اس کی یہ ہے کہ پہلے تو تمام مخلوق حیّز عدم میں تھی اور خدا تعالیٰ وراء الوراء مقام میں اپنی تجلیات ظاہر کر رہا تھا جس کا نام عرش ہے۔ یعنی وہ مقام جو ہر ایک عالم سے بلند تر اور برتر ہے اور اسی کا ظہور اور پرتو تھا۔ اور اس کی ذات کے سوا کچھ نہ تھا۔ پھر اس نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔ اور جب مخلوق ظاہر ہوئی تو پھر اس نے اپنے تئیں مخفی کر لیا اور چاہا کہ وہ ان مصنوعات کے ذریعہ سے شناخت کیا جائے۔ مگر یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دائمی طور پر تعطّل صفات الٰہیہ کبھی نہیں ہوتا اور بجز خدا کے کسی چیز کے لئے قدامت شخصی تو نہیں مگر قدامت نوعی ضروری ہے اور خدا کی کسی صفت کے لئے تعطّل دائمی تو نہیں مگر تعطّل میعادی کا ہونا ضروری ہے اور چونکہ صفت ایجاد اور صفت افنا باہم متضاد ہیں اس لئے جب افنا کی صفت کا ایک کامل دَور آجاتا ہے تو صفت ایجاد کی ایک میعاد تک معطل رہتی ہے۔ غرض ابتداء میں خدا کی صفت وحدت کا دور تھا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس دَور نے کتنی دفعہ ظہور کیا۔ بلکہ یہ دَور قدیم اور غیر متناہی ہے۔ بہرحال صفت وحدت کے دور کو دوسری صفات پر تقدم زمانی ہے۔ پس اسی بناء پر کہا جاتا ہے کہ ابتداء میں خدا اکیلا تھا اور اس کے ساتھ کوئی نہ تھا اور پھر خدا نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے اس نے اپنے یہ اسماء ظاہر کئے کہ وہ کریم اور رحیم ہے اور غفور اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ مگر جو شخص گناہ پر اصرار کرے اور باز نہ آوے اس کو وہ بے سزا نہیں چھوڑتا۔ اور اس نے اپنا یہ اسم بھی ظاہر کیا کہ وہ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے اور اس کا غضب صرف انہی لوگوں پر بھڑکتا ہے جو ظلم اور شرارت اور معصیت سے باز نہیں آتے۔ .... اس کی تمام صفات اس کی ذات کے مناسب حال ہیں۔ انسان کی صفات کی مانند نہیں۔ اور اس کی آنکھ وغیرہ جسم اور جسمانی نہیں اور اس کی کسی صفت کو انسان کی کسی صفت سے مشابہت نہیں۔ مثلاً انسان اپنے غضب کے وقت پہلے غضب کی تکلیف آپ اٹھاتا ہے اور جوش و غضب میں فوراً اس کا سرور دور ہو کر ایک جلن سی اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک مادہ سوداوی اس کے دماغ میں چڑھ جاتا ہے اور ایک تغیّر اس کی حالت میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر خدا ان تغیرات سے پاک ہے۔ اور اس کا غضب ان معنوں سے ہے کہ وہ اس شخص سے جو شرارت سے باز نہ آوے اپنا سایہ حمایت اٹھا لیتا ہے اور اپنے قدیم قانون قدرت کے موافق اس سے ایسا معاملہ کرتا ہے جیسا کہ ایک غضبناک انسان کرتا ہے۔ لہٰذا استعارہ کے رنگ میں وہ معاملہ اس کا غضب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ایسا ہی اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح نہیں کیونکہ انسان غلبۂ محبت میں بھی دکھ اٹھاتا ہے اور محبوب کے علیحدہ اور جدا ہونے سے اس کی جان کو تکلیف پہنچتی ہے مگر خدا ان تکالیف سے پاک ہے۔ ایسا ہی اس کا قرب بھی انسان کے قرب کی طرح نہیں کیونکہ انسان جب ایک کے قریب ہوتا ہے تو اپنے پہلے مرکز کو چھوڑ دیتا ہے مگر وہ باوجود قریب ہونے کے دور ہوتا ہے اور باوجود دور ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کی ہر ایک صفت انسانی صفات سے الگ ہے اور صرف اشتراک لفظی ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ ( ) کوئی چیز اپنی ذات یا صفات میں خدا تعالیٰ کے برابر نہیں۔

خدا کبھی معطل نہیں ہوگا۔ ہمیشہ خالق ہمیشہ رازق۔ ہمیشہ رب۔ ہمیشہ رحمان۔ ہمیشہ رحیم ہے اور رہے گا۔ میرے نزدیک ایسے عظیم الشان جبروت والے کی نسبت بحث کرنا گناہ میں داخل ہے۔ خدا نے کوئی چیز منوانی نہیں چاہی جس کا نمونہ یہاں نہیں دیا۔

یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے رہتے ہیں۔ کبھی انسان خدا کے صفات جلالیہ اور استغنائے ذاتی کے پرتو کے نیچے ہوتا ہے۔ اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتو اس پر پڑتا ہے ( ) پس یہ سخت نادانی کا خیال ہے کہ ایسا گمان کیا جائے کہ بعد اس کے کہ مجرم لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے پھر صفات کرم اور رحم ہمیشہ کے لئے معطل ہو جائیں گی اور کبھی ان کی تجلی نہیں ہوگی۔ کیونکہ صفات الٰہیہ کا تعطل ممتنع ہے بلکہ حقیقی صفت خدا تعالیٰ کی محبت اور رحم ہے اور وہی ام الصفات ہے اور وہی کبھی انسانی اصلاح کے لئے صفاتِ جلالیہ اور غضبیہ کے رنگ میں جوش مارتی ہے اور جب اصلاح ہو جاتی ہے تو محبت اپنے رنگ میں ظاہر ہو جاتی ہے اور پھر بطور موہبت ہمیشہ کے لئے رہتی ہے۔ خدا ایک چڑچڑا انسان کی طرح نہیں ہے جو خواہ نخواہ عذاب دینے کا شائق ہو۔ اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ اپنے پر آپ ظلم کرتے ہیں۔ اس کی محبت میں تمام نجات اور اس کو چھوڑنے میں تمام عذاب ہے۔

وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آجائے۔ اس صورت میں خدائی معرض خطرہ میں رہے گی۔ اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کے صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے۔ پھر فرمایا کہ عالم الغیب ہے۔ یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ عالم الشہادۃ ہے۔ یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردہ میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ وہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو۔ وہ اس عالم کے ذرہ ذرہ پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا وہ جانتا ہے کہ کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کر دے گا۔ اور اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہوگا۔ سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے۔

وہ خدا بادشاہ ہے۔ جس پر کوئی داغ عیب نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں۔ اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی۔ یا اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے تو پھر خراج شاہی کہاں سے آئے۔ اور اگر رعیت کے لوگ اس سے بحث شروع کر دیں کہ تجھ میں ہم سے زیادہ کیا ہے تو وہ کونسی لیاقت اپنی ثابت کرے۔ پس خدا تعالیٰ کی بادشاہی ایسی نہیں ہے۔ وہ ایک دم میں تمام ملک کو فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کر سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو پھر بجز ظلم کے اس کی بادشاہت چل نہ سکتی کیونکہ وہ دنیا کو ایک مرتبہ معافی اور نجات دے کر پھر دوسری دنیا کہاں سے لاتا۔ کیا نجات یافتہ لوگوں کو دنیا میں بھیجنے کے لئے پھر پکڑتا اور ظلم کی راہ سے اپنی معافی اور نجات دہی کو واپس لیتا۔ تو اس صورت میں اس کی خدائی میں فرق آتا۔ اور دنیا کے بادشاہوں کی طرح داغدار بادشاہ ہوتا۔ جو دنیا کے لئے قانون بناتے ہیں۔ بات بات پر بگڑتے ہیں اور اپنی خود غرضی کے وقتوں پر جب دیکھتے ہیں کہ ظلم کے بغیر چارہ نہیں تو ظلم کو شیر مادر سمجھ لیتے ہیں۔ مثلاً قانون شاہی جائز رکھتا ہے کہ ایک جہاز کو بچانے کے لئے ایک کشتی کے سواروں کو تباہی میں ڈال دیا جائے اور ہلاک کیا جائے مگر خدا کو یہ اضطرار پیش نہیں آنا چاہیئے۔ پس اگر خدا پورا قادر اور عدم سے پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک باقاعدہ سکیم کے تحت واقفین زندگی کی تعلیم و تربیت کا انتظام اور انہیں مختلف ممالک میں بھجوانے کا آغاز ابتداء سے ہی کر دیا تھا۔ ۱۹۳۴ء میں جب حضور نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو اس کے تحت نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر اپنے آپ کو وقف کیا۔

چنانچہ تحریک جدید کے تحت ۱۹۳۶ء میں یورپ کے ممالک سپین، ہنگری البانیہ اور یوگوسلاویہ تک اور ۱۹۳۷ء میں اٹلی اور پولینڈ تک حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے تربیت یافتہ واقفین نے خدمت دین کا کام شروع کیا۔ ابھی یہ مہم ابتدائی مراحل میں ہی گذر رہی تھی کہ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو دوسری عالمگیر جنگ عظیم چھڑ گئی جو ۵ اگست ۱۹۴۵ء تک جاری رہی۔ چھ سال کے اس درمیانی عرصہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنی پوری توجہ ان واقفین تحریک جدید کی تعلیم و تربیت کی طرف رکھی اور جونہی دوسرے ممالک کے رستے کھلنے شروع ہوئے دسمبر ۴۵ء سے اعلاء کلمہ حق کے لئے واقفین کے قافلے بھجوانے شروع کئے۔

مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب بھی ان ہی خوش قسمت واقفین میں سے تھے۔ آپ نے ۱۹۳۸ء میں گریجوایشن کے بعد اپنی زندگی وقف کر دی۔ اور آپکا وقف حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے قبول فرمایا۔ سات سال آپ نے دارالواقفین میں تربیت حاصل کی اور جولائی ۱۹۴۶ء میں آپ امریکہ کے لئے قادیان سے روانہ ہوئے۔ امریکہ میں آپ کے ساتھی محترم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر اور مکرم مرزا منور احمد صاحب تھے۔ یہ دونوں اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اور اب مورخہ ۲۵ ۔ جنوری ۱۹۹۳ء کو مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب بھی اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب ایک مخلص اور فدائی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد صاحب حضرت میاں محمد دین پٹواری بلانی تھے جن کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جب ضمیمہ انجام آتھم میں اپنے خاص رفقاء کے اسماء درج کئے تو آپ کا نام حضور نے تیسرے نمبر پر رقم فرمایا۔ اس فہرست کے اوپر حضور نے حسب ذیل نوٹ دیا:۔

"یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے"

آپ کے بھائیوں میں سب سے بڑے خاکسار کے والد محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی بی ٹی تھے جنہیں بطور واقف زندگی قریباً ستر سال خدمت کی سعادت ملی۔ وفات کے وقت آپ بطور ناظر مال خرچ اور ناظر اعلیٰ (ثانی)، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تھے۔ ان سے چھوٹے مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب تھے جو پہلے امرتسر اور پھر لاہور رہے۔ اور جنہیں آنریری سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور اور بعد از ریٹائرمنٹ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طبی خدمت کی ڈیوٹی سرانجام دینے کی سعادت حاصل رہی۔ تیسرے بھائی مکرم چوہدری غلام مرتضےٰ بار ایٹ لاء تھے جنہیں بطور مشیر قانونی صدر انجمن اور وکیل القانون تحریک جدید تادم واپسیں خدمت کی توفیق ملی۔

۱۹۴۵ء میں لندن جانے والی واقفین کی ٹیم میں مکرم ماسٹر محمد ابراہیم خلیل بھی تھے۔ جنہیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے حکم پر اپریل ۴۶ء میں اٹلی خدمت دین کے لئے بھجوایا گیا۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم خلیل کے ساتھ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کی ہمشیرہ بیاہی ہوئی تھیں۔ اس لحاظ سے بطور تحدیث نعمت عرض ہے کہ حضرت میاں محمد دین صاحب کی ساری اولاد کو خدا کے فضل سے خدمت سلسلہ کی توفیق حاصل رہی۔

مکرم چوہدری غلام یٰسین بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے اور ان کی وفات سے یہ دور ختم ہوا اور اگلی نئی نسل کو توجہ دلائی کہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر خدمت کا عزم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہیں۔

مکرم چوہدری صاحب کو لمبا عرصہ امریکہ میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ ۴۶ء سے ۶۳ء تک قریباً ۱۷ سال۔ درمیان میں ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ پاکستان رہے چنانچہ ۵۶-۵۵ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی براہ راست نگرانی میں بطور نائب ناظر امور خارجہ کام کیا۔ اسی طرح آپ کو ۶۶-۶۴ء میں قریباً دو سال بطور نائب وکیل اور قائمقام وکیل الدیوان تحریک جدید خدمت کی سعادت حاصل رہی۔ کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں حضرت امام جماعت الثالث کے ارشاد پر آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی کام کیا اور پھر انڈونیشیا بطور مربی سلسلہ بھجوائے گئے جہاں سے ۱۹۷۱ء میں واپسی ہوئی۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے نہایت سادگی کے ساتھ درویشانہ زندگی گذاری۔ دارالصدر شمالی ربوہ میں رہائش رہی۔ اور احمد نگر میں انکا ذاتی رقبہ ہے جہاں زراعت کے کام میں مصروف رہے۔ محلہ کی بیت الذکر میں درس دینے کی سعادت بھی پائی۔ حدیث اور کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بھی گہری واقفیت تھی۔ انگریزی بہت اچھی تھی روانی کے ساتھ ہر موضوع پر سیر حاصل گفتگو اور تقریر کرنے کا ملکہ حاصل تھا۔ مطالعہ بہت وسیع تھا اور مختلف ممالک کے جغرافیائی اور سیاسی حالات سے پوری طرح باخبر تھے۔ طبیعت نفاست پسند تھی، مقصد ہمیشہ بلند رکھا اور چاہتے تھے کہ نہ صرف اپنا نمونہ اعلیٰ ہو بلکہ سب عزیزوں اور دوستوں کے بلند اخلاق اور عمدہ نمونہ دوسروں کی کشش کا موجب ہوں۔ بظاہر طبیعت میں اصول پرستی تھی لیکن دل کے بہت حلیم اور دوسروں کا بے حد احترام اور خیال کرنے والے تھے۔ جو کام کرتے خدا کی خاطر کرتے اور دوسروں کا اثر قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ غریب پرور اور ایک کے ہمدرد تھے معاملات میں بالکل صاف تھے۔ وفات کے وقت نہ کسی کا کچھ دینا تھا نہ کسی سے قابل وصول تھا۔ جوانی میں فروری ۱۹۴۴ء کو جبکہ ان کے والد صاحب نے ۳۲ بتیس ایکڑ زمین نبی سررود سندھ اور یکصد حصص سٹار ہوزری کے ان کو لے کر دیئے تھے۔ آپ نے ۱/۷ حصہ کی وصیت کی اور پوری راستبازی اور صدق کے ساتھ "الوصیت" کے مطابق اپنی زندگی گذاری۔ یکم مارچ ۱۹۱۵ء کو پیدا ہوئے اور ۲۵ جنوری ۱۹۹۳ء کو وفات پائی۔ اس طرح قریباً ۷۸ سال خادمانہ زندگی گذار کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ع

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اگلے روز ۲۶ ۔ جنوری ۱۹۹۳ء کو صبح نو بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا جس میں حاضری غیر معمولی تھی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کی کارروائی مکمل ہونے پر مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے ہی دعا کرائی۔

چونکہ آپ لمبا عرصہ باہر رہے اس لئے شادی ۱۹۶۴ء میں ہوئی اور آپکے بچے چھوٹی عمر کے ہیں تاہم بڑی بیٹی کی شادی ہمراہ مکرم باسط احمد مربی سلسلہ ہو چکی ہے اور بڑے بیٹے نے بھی (جسے خدا کے فضل سے سارا کلام پاک یاد ہے) اسلام آباد میں کچھ کام شروع کیا ہے۔ چھوٹی بیٹی ایف اے کی طالبہ ہے اور چھوٹا بیٹا بھی زیر تعلیم ہے۔ احباب سے جہاں مکرم چچا جان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا عرض ہے وہاں یہ بھی گذارش ہے کہ چچی جان محترمہ اور سب بچوں کے لئے بھی دعا سے نوازیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی دستگیری فرمائے۔ اور انہیں توفیق دے کہ ہمیشہ اس سے وفا کرتے ہوئے اس کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اس کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ اے خدا ایسا ہی کر۔

بقیہ : ص ۵

رہیں گے۔ ایکسچینج کنٹرول برائے سرمایہ کاری کم کر دئیے گئے ہیں۔ بنکوں اور صنعتوں کو نجی سیکٹر میں دے کر ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنا دیا گیا ہے اور انہوں نے کہا کہ سرمایہ کاری کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیلی پر بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم پاکستانی روپے کو اس قابل بنانا چاہتے ہیں کہ وہ دنیا کی ہر کرنسی میں تبدیل کیا جا سکے۔ اس دورے کے دوران آپ نے کئی ملکوں کے سیاسی راہنماؤں اور بڑے بڑے صنعت کاروں اور تاجروں سے گفت و شنید کر کے انہیں اس بات پر مائل کیا کہ وہ پاکستان میں سرمایہ کاری کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون ۔ سین

پاکستان کا جوہری پروگرام

انڈونیشیا کے "انڈونیشین آبزرور" جو جکارتہ سے شائع ہوتا ہے کو انٹرویو دیتے ہوئے وزیراعظم پاکستان نے کہا کہ پاکستان میں جوہری پروگرام اسلحہ کی تیاری کے لئے نہیں ہے اور چین سے اس سلسلے میں پاکستان کا تعاون صرف اور صرف ایسے امور کے سلسلے میں ہے جن کا تعلق امن سے ہے یہ انٹرویو آبزرور کے ۲۹ جنوری کے شمارے میں شائع ہوا۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان کا جوہری پروگرام اقتصادی اور سماجی فروغ کے لئے ہے۔ اور اس کا ہرگز مقصد یہ نہیں ہے کہ اس سے اسلحہ سازی کی جائے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کا ہمیشہ سے یہ مؤقف رہا ہے کہ جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو اس علاقے میں خاص طور پر اور ساری دنیا میں عام طور پر ختم کیا جائے۔ چین کے ساتھ پاکستان کے تعاون کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ امن کے مقاصد کو پیش نظر رکھ کر تعاون کیا جا رہا ہے۔ چین نے پاکستان کی اس تجویز کی حمایت کی ہے کہ پانچ اقوام کی ایک کانفرنس بلائی جائے جس میں جوہری توانائی کو جنوبی ایشیا میں روکنے کے فیصلے کئے جائیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ چین اور پاکستان نے مل کر کئی امور میں جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو روکنے کی کارروائیاں کی ہیں۔ نہ صرف اس علاقے میں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ ساری دنیا میں جوہری توانائی کا اسلحہ سازی کے لئے خاتمہ کیا جائے۔ جب آپ سے افغانستان کے متعلق موجودہ پالیسی کا پوچھا گیا تو آپ نے کہا ہماری پالیسی یہ ہے کہ وہاں پر تمام لوگ ایک دوسرے سے مل جل کر ملک میں امن و امان کی کوششیں کریں اور اسے استحکام حاصل ہو۔

اسرائیل پر پابندیاں

نیویارک ٹائمز نے یہ خبر شائع کی ہے کہ عرب ممالک سیکورٹی کونسل میں ایک نئی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں جس کے ذریعہ اسرائیل پر پابندیاں لگائی جائیں گی اور وہ کلنٹن انتظامیہ کو یہ موقع دیں گے کہ وہ اسے ویٹو کر دے۔ پاکستان جو اقوام متحدہ میں تیسری دنیا کے ممالک کی اس سلسلے میں رہنمائی کر رہا ہے اس قرارداد کے پیش کئے جانے کی تجویز سے اختلاف کرتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ آغاز سال میں پاکستان تنظیم آزادی فلسطین کی پیش کردہ قرارداد جو اسرائیل کے خلاف پابندیاں لگانے کے متعلق تھی کی حمایت کرتا تھا۔ اور یہ بات اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قرارداد ۷۹۹ کے مطابق تھی جس کا تعلق ۴۱۵ فلسطینیوں کو ملک بدر کرنے سے تھا لیکن اقوام متحدہ میں بعض سفیر یہ محسوس کرتے ہیں کہ عرب سفیر جن کا تعلق اقوام متحدہ سے ہے انہوں نے اس پر پاکستان کی پالیسی میں تبدیلی پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ جب سے اسرائیل کی ہائی کورٹ نے ملک بدر کئے گئے فلسطینیوں کی اپیلیں مسترد کی ہیں اور اسرائیلی وزیراعظم یٹزک رابین کے فیصلے کی حمایت کی ہے امریکی سفراء بے تابی سے اس بات کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ کوشش مختلف ممالک کے دارالحکومتوں میں ہو رہی ہے کہ اقوام متحدہ اسرائیل پر پابندیاں نہ لگائے۔ بہت سے ممالک کے خیالات میں تبدیلی امریکہ کی اس کارکردگی کے باعث ہوئی ہے پہلے تو یہ ممالک چاہتے تھے کہ اسرائیل کے خلاف سخت پابندیاں لگائی جائیں لیکن اب انہوں نے ارادہ بدل لیا ہے ان میں وینزویلا شامل ہے۔ اس ملک کا خیال تھا کہ سخت پابندیاں لگائی جانی چاہئیں کیونکہ اسرائیل اقوام متحدہ کی قرارداد ۷۹۹ پر عمل نہیں کر رہا۔ لیکن اس کے بعد تنظیم آزادی فلسطین کی پیش کی گئی قرارداد جس کا پابندیوں میں سے تعلق تھا کی اس ملک نے مخالفت کر دی تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ پاکستان کے ارادہ میں تبدیلی کا باعث یہ امر بھی ہو سکتا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو دھمکی دی ہے کہ وہ اسے ان ممالک کی فہرست میں شامل کر دے گا جو حکومت کی سطح پر دہشت گردی کرتے ہیں۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق تیسری دنیا کی سیکورٹی کونسل کے ممبروں نے عرب اور فلسطین کی تنظیم آزادی پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی قرارداد پیش کرنے کا ارادہ ترک کر دیں۔ تنظیم آزادی فلسطین اور اقوام متحدہ کے عرب اراکین نے سیکورٹی کونسل کے لئے ایک قرارداد تیار کی ہے۔ جس کی بناء پر اسرائیل پر کچھ نرم پابندیاں لگا دی جائیں گی۔ اگر اس نے فلسطینی ملک بدر لوگوں کو واپس نہ لیا۔ عرب ممالک اور تنظیم آزادی فلسطین کی یہ خواہش ہے کہ سیکورٹی کونسل کے جو مستقل اراکین ان کی حمایت کریں۔ اگرچہ ان ممالک کے سفراء ابھی آپس میں اس سلسلے میں مل نہیں سکے لیکن ان میں سے اکثر نے کہا ہے کہ موجودہ ڈرافٹ انہیں پسند نہیں ہے۔

سکول / نیا مضمون

بتایا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب کی حکومت اس بات پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سکولوں میں ایک نیا مضمون جاری کیا جائے۔ اس مضمون کے سلسلے میں طلباء کو اس بات سے آگاہ کیا جائے گا کہ صوبے میں ماحولیاتی آلودگی کس طرح پھیل رہی ہے۔

بنیادی طور پر تو یہ پروگرام سکولوں میں جاری کیا جائے گا لیکن بعد ازاں اسے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بھی متعارف کروایا جائے گا۔ اس پروگرام کے ماتحت سیمینار منعقد کئے جائیں گے۔ اور مختلف ماہرین سے تقاریر کروائی جائیں گی۔ اور اس سیمینار اور تقاریر کے ذریعے سکولوں کے طلباء کو آلودگی اور اس کے زندگی پر مضر اثرات سے آگاہ کیا جائے گا۔ حکومت نے اس بات کا پہلے ہی فیصلہ کر رکھا ہے کہ غیر سرکاری تنظیمیں اور سماجی کارکن بھی عوام الناس کو ماحولیات کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کا پروگرام بنائیں اور ایسا بہت وسیع پیمانے پر کیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ غیر سرکاری تنظیمیں اس پروگرام کو زیادہ وسیع حلقے تک مفید بنانے کے لئے پہلے ہی عوام الناس سے رابطہ کر کے انہیں آلودگی کے مضر اثرات سے واقفیت بہم پہنچا رہی ہیں۔

موبوتو کا مستقبل

زائرے میں ایک لمبے عرصے سے صدر موبوتو سیسے سیکو برسراقتدار ہیں اور اب ان کے خلاف بغاوت کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ گزشتہ دنوں جو فسادات ہوئے ان میں اگرچہ زیادہ تر فوجی مارے گئے لیکن اس سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کی حالت کتنی ابتر ہو چکی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گزشتہ چند روز میں وہاں ایک ہزار افراد مارے گئے ہیں جن میں سے اکثریت فوجیوں کی ہے ان فوجیوں کا صدر موبوتو کی فوج سے مقابلہ ہوا اور چونکہ صدر موبوتو کی فوج خاصی مضبوط ہے اس لئے باغی بہت بڑی تعداد میں مارے گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان مارے جانے والوں کے علاوہ بہت سے لوگ لاپتہ ہو گئے ہیں۔ یہ فوجی لوٹ مار اور قتل و غارت میں مصروف ہو گئے تھے۔ اور ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے حکومت کا تختہ الٹا جا سکتا ہے لیکن موبوتو کی فوج نے ان کا صفایا کرنا شروع کر دیا ہے۔ کئی علاقوں میں کرفیو لگا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود اندھیرے میں باہر نکل کر لوٹ مار کی جاتی ہے۔ ملک میں اصل جھگڑا یہ ہے کہ اب کثیر الجماعتی انتخابات ہوں گے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان انتخابات میں صدر موبوتو کے ۲۸ سالہ اقتدار کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ جھگڑے گزشتہ ۱۸ ماہ سے شروع ہیں اور ان کی بنیاد سیاسی تبدیلیاں ہیں۔ موبوتو کے حامی کسی طرح بھی کثیر الجماعتی سیاست کو پسند نہیں کرتے انہوں نے ایک لمبے عرصے سے اقتدار اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔

وزیراعظم ڈیووس میں

ڈیووس میں وزیراعظم پاکستان نے سرمایہ کاروں کو بتایا کہ مستقبل قریب میں پاکستان عالمی برادری میں اہم کردار ادا کرنے والا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمارے پاس خام وسائل بھی موجود ہیں اور ہماری علاقائی پوزیشن بھی ایسی ہے کہ مشرق وسطیٰ اور وسطی ایشیا سے ہمارے رابطے نہایت مضبوط ہیں۔ آپ نے اپنی مختلف سکیموں کا ذکر کرتے ہوئے سرمایہ کاروں کو یقین دلایا کہ ان کا سرمایہ اور منافع محفوظ

باقی ص ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میلان ۔ ایک صنعتی مرکز

اگر آپ پہلی دفعہ میلان جو کہ اٹلی کا ایک صنعتی اور تجارتی شہر ہے۔ آئیں تو نیچے دی ہوئی معلومات آپ کے لئے یقیناً مفید ثابت ہوں گی۔ اور آپ میلان کی تعمیر و ترقی اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کے طور طریقوں اور اس شہر کے اقتصادی اور سماجی حالات سے کافی واقف ہو جائیں گے۔ اگرچہ جو کچھ دیا گیا ہے اس کو مکمل تو نہیں کہا جا سکتا لیکن پھر بھی آپ کے لئے امید ہے کافی ہوگا۔

اٹلی کے سب شہروں میں سے میلان ایک ایسا شہر ہے جو یورپ کے بڑے بڑے شہروں سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

دو ایئر پورٹس میلان کو تمام اٹلی اور باقی دنیا سے ملاتی ہیں۔ فورلانی انٹرنیشنل ایئر پورٹ شہر کے نزدیک صرف ۶ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے جبکہ دوسری جس کا نام انٹر کانٹی نینٹل ایئر پورٹ مالپنسا ہے، شہر سے ۴۵ کلو میٹر باہر ہے۔ اس ایئر پورٹ کے سلسلے میں ایک مالپنسا ۲۰۰۰ پراجیکٹ شروع کیا جا چکا ہے جس کا مقصد اس ایئر پورٹ کی توسیع اور مزید ترقی ہے۔ اس پراجیکٹ کے مکمل ہونے پر یہ ایئر پورٹ نہ صرف شمالی اٹلی کا تمام ایئر ٹریفک کنٹرول کرنے کے قابل ہو جائے گی بلکہ تمام وسطی یورپ کے لئے بھی ایک نہایت اہم ایئر پورٹ ہو گی۔ اس وقت بھی ہر سال ۱۱،۳۵۰،۰۰۰ مسافر ان دونوں ہوائی اڈوں سے آتے جاتے ہیں۔ جو کہ تمام ملک کے ہوائی ٹریفک کا ۲۵ فیصد ہے اس کے علاوہ تمام ملک میں جو مال اور سامان ہوائی ذریعہ سے بھیجا جاتا ہے اس میں بھی اس ہوائی اڈے کا ۳۵ فیصد حصہ ہے۔

ان ہوائی اڈوں سے مسافروں اور ٹورسٹوں کو شہر تک پہنچانے اور شہروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ۴۵۰۰ ٹیکسیاں چلتی ہیں۔ اور ان کے علاوہ کاریں کرایہ پر دینے والی فرمیں بھی بے شمار کاریں چلاتی ہیں۔ ۶۰ کلو میٹر پر مشتمل ایک زیر زمین ریلوے ہے اور ۲۰ کلو میٹر لمبی ایک ٹریم سروس بھی۔ اس کے علاوہ ۱۰۰۰ کلو میٹر لمبی سڑکوں پر بسیں اور ٹرالی بسیں بھی رواں دواں رہتی ہیں۔ یہ تمام سسٹم شہر کے ۱.۹۷ مربع کلو میٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اور ہر سال اس سے ۶۵۰ ملین مسافر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

دس سٹیٹ ریلوے سٹیشن بھی اسی سسٹم کا حصہ ہیں۔ جن سے ۱۰ ملین سے زیادہ مسافر ہر سال آتے جاتے ہیں ان کے ذریعے ۱،۴۰۰،۰۰۰ ٹن سامان تجارت باہر بھیجا جاتا ہے۔ اور ۱،۹۰۰،۰۰۰ ٹن مال میلان پہنچتا ہے۔

سٹیٹ ریلوے کے علاوہ "فیرووی نارتھ نٹ ورک" جس کا تعلق لمبارڈی ریجن سے ہے، کے بھی ۴ سٹیشن ہیں یہ بھی ۵،۵ ملین مسافر سالانہ لاتا اور لے جاتا ہے۔ یہ تو اس وقت موجود ٹریفک سسٹم کی ایک تصویر ہے لیکن اب ایک ریلوے بائی پاس بھی بنایا جا رہا ہے۔ جس سے اس سلسلے میں بہت بہتری پیدا ہونے کی امید ہے۔ اب اس تمام ٹریفک کے انتظامات کی تصویر میں ۶۵۰،۰۰۰ پرائیویٹ کاریں بھی شامل کر لیں جو ہر روز میلان کی سڑکوں پر تمام دن رات دوڑتی رہتی ہیں اور اس شہر کی رونق کو بڑھانے کا موجب بنتی ہیں۔

میلان میں بے شمار تجارتی میلے لگتے ہیں جن کو دیکھنے کے لئے بے شمار ٹورسٹ آتے ہیں۔ میلان میں ۸۵ سپیشلسٹ شو منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان میں ۴۹ انٹرنیشنل معیار کے ہوتے ہیں۔ ان میلوں کے ذریعے لوکل اکانومی کو تقریباً ۳،۳۰۰ بلین لیرے کا فائدہ ہوتا ہے۔ ٹورسٹ کے طور پر آنے والے لوگوں میں سے ۸۶ فیصد تقریباً انہی میلوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے لوکل ہوٹل انڈسٹری بھی تعداد اور معیار میں بہت بڑھی ہے۔ خاص طور پر درمیانہ اور اعلیٰ درجہ کے ہوٹلوں کی صورت میں۔

لمبارڈیا صوبے کے اس عظیم الشان شہر میں ۱۳۰ بنکوں کی ۱۲۰۰ برانچیں ہیں۔ اقتصادی سیکٹر میں اتنے زیادہ بنکوں کی تعداد ان بے شمار چھوٹی بڑی کمپنیوں کی مرہون منت ہے جو اس شہر میں اپنا کاروبار کرتی ہیں۔

میلان میں بہت سے ٹیلی ویژن نیٹ ورک بھی کام کرتے ہیں جنہوں نے نیشنل اور انٹرنیشنل لیول پر اپنا بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔ (فرانس، سپین اور جرمنی نے بھی میلان کے ٹی۔ وی سٹیشنوں کے اثرات محسوس کرنے کا اقرار کیا ہے) اسی طرح کئی پرائیویٹ ریڈیو سٹیشن بھی یہاں سے اپنے پروگرام نشر کرتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ میلان پریس کے لحاظ سے بھی ایک منفرد شہر ہے۔ یہاں سے ۵۰۰ ماہوار رسالے، ۱۰۰ ہفتہ وار رسالے اور ۹ روزانہ اخبار نکلتے ہیں۔

یورپ کے دوسرے بڑے شہروں کی طرح میلان کی آبادی بھی آہستہ آہستہ رو بہ تنزل ہے۔ ۱۹۸۱ء میں اس کی آبادی ۱،۶۰۰،۰۰۰ تھی۔ جبکہ اب اس کی آبادی ۱،۴۵۰،۰۰۰ نفوس پر مشتمل ہے۔ اس کی وجہ مسلسل کم ہوتا ہوا پیدائش ریٹ ہے۔ ۱۹۸۱ء میں یہ ۸،۹ تھا۔ جبکہ ۱۹۸۸ء میں ۸،۳ ہو گیا اس کے مقابلہ میں موت کی شرح میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی۔ شہر کی آبادی کم ہونے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ شہر میں نئی عمارات کم بننے کی وجہ سے لوگ اب شہر کے باہر اور ارد گرد کے علاقوں میں رہنا پسند کرنے لگے ہیں اور تجارتی اداروں کی روز افزوں زیادتی ہونے کی وجہ سے بھی نئے خاندانوں کو مکان ملنے مشکل ہو گئے ہیں۔

میلان کے ساتھ میلان کے صوبہ کا ذکر بھی ضروری ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے میلان کا صوبہ فی کس آمدنی کے لحاظ سے بقیہ تمام اٹالین صوبوں سے پہلے نمبر پر رہا ہے ۱۹۸۹ء میں سالانہ فی کس آمدنی ۲۶،۰۰۰،۰۰۰ لیرے تک پہنچ گئی تھی۔

میلان کی آبادی اگرچہ ملک کی آبادی کا صرف ۶،۹۳ فیصد ہے۔ لیکن اس کی مصنوعات ملکی مصنوعات کا ۹،۵۷ فیصد ہیں۔ ۱۹۸۱ء اور ۱۹۸۸ء کے دوران اس کی جی۔ ڈی۔ پی ۱۶،۷۶ فیصد بڑھی۔ میلان کے صوبے سے حاصل ہونے والی حکومتی آمدنی بقیہ ملک کے مقابل میں ۱،۷ فیصد زیادہ ہے۔ اور اس کی وجہ بھی اس علاقے کی اقتصادی ترقی ہے۔

قومی اقتصادیات میں میلان کا بنیادی حصہ ہے۔ گھریلو اخراجات میں قومی لحاظ سے میلان کا حصہ ۹،۱ فیصد ہے اور یہ سب صوبوں سے زیادہ ہے۔ اور اگر فی کس کا حساب لگایا جائے تو یہ رقم ۱۵،۳۱۰،۷۰۰ لیرا بنتی ہے۔ ان تمام اخراجات کا اگر مزید تجزیہ کیا جائے تو وہ کچھ یوں بنتا ہے خوراک، مشروبات اور ہوٹلنگ ۴،۸۵ فیصد۔ گھروں میں بجلی کا خرچ ۷،۳۲ فیصد۔ نئی کاریں خریدنے پر خرچ ۹،۲۴ فیصد۔ پٹرول فی گاڑی ۷،۵ فیصد۔ ڈاک اور ٹیلی کمیونیکیشن اخراجات ۱۶،۲۸ فیصد۔ پرائیویٹ ٹیلیفون ۸،۱۴ فیصد۔ ٹی وی ۸،۱۴ فیصد۔ رسائل و جرائد ۱۳،۱۷ فیصد۔ سینما تھیٹر صنعتی و تجارتی میلے وغیرہ ۹،۴۴ فیصد لائف انشورنس ۱۲،۵ فیصد۔

ان تمام اعداد و شمار سے بڑی آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کسی بھی ترقی یافتہ ملک کے لوگوں کی طرح میلان کے رہنے والے بھی اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے بعد کس طرح اپنی سماجی اور تفریحی مصروفیات میں حصہ لے سکتے ہیں۔

صوبے کی آمدنی میں سے ۶،۵ فیصد رقم فارمنگ پر خرچ کی جاتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ فارمنگ کا شعبہ کسی سستی یا نااہلی کا شکار ہے یا غیر اہم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میلان تمام یورپین کمیونٹی میں اس سیکٹر میں سب سے آگے ہے۔

روزگار مہیا کرتے ہیں بنکنگ، انشورنس اور ٹرانسپورٹ کے محکموں میں بہتری ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ تجارت نے بھی اس سلسلے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے اور کل لیبر فورس کا ۲۲ فیصدی اس شعبے سے اپنی روزی کماتا ہے۔ اور یہ رجحان ۱۹۸۰ء کے بعد سے مسلسل دیکھنے میں آ رہا ہے۔ بے انتہا ترقی یافتہ ٹیکنیکل سیکٹر کی موجودگی کے باوجود ابھی تک ہاتھ سے بنی ہوئی اشیاء کی بھی بے انتہا مانگ ہے۔ اور صناع اور دستکار بھی روزگار مہیا کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔

میلان کی اس بڑھتی ہوئی اور ہمہ وقت ترقی پذیر اقتصادیات کے لئے لامحالہ ایک تعلیم یافتہ آبادی کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ پوزیشنوں کے لئے کام کرنے والے لوگ مہیا کرنے کے لئے چار یونیورسٹیاں اور ایک پولی ٹیکنیک ادارہ کام کر رہا ہے۔ جبکہ بے شمار سکول اور دیگر اسی قسم کے ادارے تمام فرموں اور کمپنیوں کی لیبر فورس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مصروف عمل رہتے ہیں۔

(ماخوذ از ڈان ۲۸ دسمبر ۱۹۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳

وہ یا تو کمزور راجوں کی طرح قدرت کی جگہ ظلم سے کام لیتا اور یا عادل بن کر خدائی کو ہی الوداع کہتا۔ بلکہ خدا کا جہاز تمام قدرتوں کے ساتھ سچے انصاف پر چل رہا ہے (۔۔۔) وہ خدا تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے۔ اس کے معنے بھی ظاہر ہیں۔ کیونکہ اگر وہ آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا۔ لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا اور اپنے ارادوں میں ناکام رہتا تو اس کے بدنمونے کو دیکھ کر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمیں ضرور مصیبتوں سے چھڑا دے گا۔

جن لوگوں کو تم خدا بنائے بیٹھے ہو وہ تو ایسے ہیں کہ اگر سب مل کر ایک مکھی پیدا کرنا چاہیں تو کبھی پیدا نہ کر سکیں۔ اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں بلکہ اگر مکھی ان کی چیز چھین کر لے جائے تو انہیں طاقت نہیں ہوگی کہ وہ مکھی سے چیز واپس لے سکیں ان کے پرستار عقل کے کمزور اور وہ طاقت کے کمزور ہیں۔ کیا خدا ایسے ہوا کرتے ہیں؟ خدا تو وہ ہے کہ سب قوتوں والوں سے زیادہ قوت والا اور سب پر غالب آنے والا ہے۔ نہ اس کو کوئی پکڑ سکے اور نہ مار سکے۔ ایسی غلطیوں میں جو لوگ پڑتے ہیں وہ خدا کی قدر نہیں پہچانتے اور نہیں جانتے خدا کیسا ہونا چاہیئے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں۔ لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے۔ وہ بجائے دلائل بیان کرنے کے ہر ایک بیہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو۔ اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے۔ (اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۸-۶۲)

خدا تعالیٰ کی چار اعلیٰ درجہ کی صفتیں ہیں جو ام الصفات ہیں۔ اور ہر ایک صفت ہماری بشریت سے ایک امر مانگتی ہے۔ اور وہ چار صفتیں یہ ہیں۔ ربوبیت(۱) رحمانیت(۲)۔ رحیمیت(۳)۔ مالکیت(۴) یوم الدین

(۱) ربوبیت اپنے فیضان کے لئے عدم محض یا مشابہ بالعدم کو چاہتی ہے اور تمام انواع مخلوق کی جاندار ہوں یا غیر جاندار اسی سے پیرایہ وجود پہنتے ہیں۔

(۲) رحمانیت اپنے فیضان کے لئے صرف عدم کو ہی چاہتی ہے یعنی اس عدم محض کو جس کے وقت میں وجود کا کوئی اثر اور ظہور نہ ہو اور صرف جانداروں سے تعلق رکھتی ہے اور چیزوں سے نہیں۔

(۳) رحیمیت اپنے فیضان کے لئے موجود ذوالعقل کے منہ سے نیستی اور عدم کا اقرار چاہتی ہے۔ اور صرف نوع انسان سے تعلق رکھتی ہے۔

(۴) مالکیت یوم الدین اپنے فیضان کے لئے فقیرانہ تضرع اور الحاح کو چاہتی ہے۔ اور صرف ان انسانوں سے تعلق رکھتی ہے جو گداؤں کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرتے ہیں اور فیض پانے کے لئے دامن اخلاص پھیلاتے ہیں اور سچ مچ اپنے تئیں تہیدست پا کر خدا تعالیٰ کی مالکیت پر ایمان لاتے ہیں۔

یہ چار الٰہی صفتیں ہیں جو دنیا میں کام کر رہی ہیں اور ان میں سے جو رحیمیت کی صفت ہے وہ دعا کی تحریک کرتی ہے اور مالکیت کی صفت خوف اور قلق کی آگ سے گداز کر کے سچا خشوع اور خضوع پیدا کرتی ہے کیونکہ اس صفت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مالک جزا ہے کسی کا حق نہیں جو دعویٰ سے کچھ طلب کرے اور مغفرت اور نجات محض فضل پر ہے

(ایام الصلح صفحہ ۱۳-۱۴)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۸۴ میں جمیلہ صالحہ صاحبہ زوجہ آغا شمس الحمید صاحب صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۱۰ تولہ مالیتی /۳۵۰۰۰ روپے (۲) حق مہر /۲۰۰۰ وصول شدہ۔ (۳) زیور چاندی چوڑیاں ۱۳ عدد وزنی ۱۰ تولہ مالیتی /۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے /۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ جمیلہ صالحہ خان بابا ہاؤس مکان نمبر ۱ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵ صدر مجلس موصیاں ناصر آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۴۷۴۸۔

مسل نمبر ۲۸۷۸۶ میں عابد احمد ملک ولد مسعود احمد ملک پیشہ انجینئر عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A امریکہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۸-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۸۴۲ ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عابد احمد ملک ولد مسعود احمد ملک U.S.A گواہ شد نمبر ۱۔ سید اے ماجد شاہ امریکہ U.S.A۔ گواہ شد نمبر ۲ سید غلام احمد فرخ U.S.A امریکہ

اطلاعات و اعلانات

اعلان ولادت

○ مکرم منور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ اوچ شریف ابن مکرم محمد حیات کھرل صاحب ربوہ کو مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "امۃ المصور" تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب قائد ضلع و علاقہ سرگودھا پر ۱۴ اکتوبر ۹۲ء کو قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ جس کے نتیجہ میں ان کے دونوں بازو ٹوٹ گئے تھے۔ تیسری گولی تلی پر لگی اس کا اپریشن ہوا اور تلی نکال دی گئی۔ دائیں بازو کا پلستر اتر چکا ہے بائیں بازو کی پلیٹنگ ہوئی زخم ٹھیک ہے مگر بازو سیدھا نہیں ہوتا۔ اور ہاتھ بھی کام نہیں کرتا اور کہنی میں شدید تکلیف ہوتی ہے اب صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب اور ڈاکٹر انیس احمد صاحب شہزادہ آف سرگودھا کے زیر علاج ہیں اور اب اپنے گھر بیڈ ریسٹ پر ہیں۔

احباب ان سب کیلئے دعا کریں۔

ضرورت استاد

جامعہ احمدیہ ربوہ میں اردو فارسی پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور اردو فارسی پڑھانے کا انہیں تجربہ بھی ہو۔ صدر صاحب جماعت/امیر صاحب جماعت کی وساطت سے اپنی درخواستیں (ہمراہ تعلیمی اسناد کی نقول) وکالت تعلیم تحریک جدید۔ ربوہ کو بھجوا دیں۔

وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ

بچوں کو الفضل پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۳، فروری۔ جمعہ کی صبح شدید دھند رہی جو گیارہ بجے ختم ہوئی۔ ہفتہ کی صبح سے موسم معمول کے مطابق ہے۔ سردی میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔

○ بجاتی سے موصولہ اطلاعات کے مطابق بدھ کی شام شاہ بندر سے آٹھ کلو میٹر دور سیر بکھا جزیرے کے نزدیک بھارتی آبدوزوں اور جنگی کشتیوں نے پاکستانی سمندری حدود کی خلاف ورزی کرنے کے بعد زبردست گولہ باری اور فائرنگ کی۔ جس کے جواب میں پاکستانی نیوی کی ٹاسک فورس نے موقعہ پر پہنچ کر جوابی فائرنگ کی اور فائرنگ کا سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔ پاک نیوی کی فائرنگ کی تاب نہ لا کر بھارتی بحریہ پسپا ہو کر اپنے علاقے میں واپس چلی گئی۔

○ صدارتی انتخابات میں بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نے بھی صدر اسحٰق کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ صدر کے ملاقاتیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ امریکی سفیر نے کہا ہے کہ افغانستان کی جنگ میں امریکی حکام کا پاک فوج سے کبھی براہ راست تعلق نہیں رہا۔ ہم صرف حکومتوں سے بات کرتے ہیں۔ کچھ "عام امریکی فوجی" آتے ہیں۔ کسی کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ امریکی کمانڈوز کی پاکستان آمد کے مسئلے پر حکومت نے قوم کے ساتھ خیانت کی ہے۔ چوری چھپے کمانڈوز اتارے گئے جب ہم نے راز سے پردہ اٹھایا تو بھونڈی سی وضاحت کر دی گئی۔ روس اس خطے سے واپس جا چکا ہے اب امریکہ کو پاکستانی کمانڈوز کے ساتھ مشقوں کی کیا ضرورت ہے۔

○ فرانس کے امور خارجہ کے وزیر مملکت نے کراچی میں کہا ہے کہ فرانس پاکستان کے ساتھ دفاعی تعاون جاری رکھے گا۔ لیکن اس کا مطلب پاکستان کو علاقے میں برتری دلانا نہیں ہو گا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان ہتھیاروں میں عدم توازن ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کو پاکستان لانے کے لئے نصرت بھٹو نے لندن میں قانونی ماہرین سے صلاح مشورے کئے ہیں۔ خیال کیا جا رہا ہے اس مقصد کے لئے عبدالحفیظ پیرزادہ سپریم کورٹ میں رٹ دائر کریں گے۔

○ ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر نے کہا ہے کہ قابل عمل صنعتی و اقتصادی ترقی کے لئے ایٹمی ٹیکنالوجی میں پیشرفت ضروری ہے۔ ایٹمی پروگرام کا مقصد توانائی کے شعبے میں خود انحصاری پیدا کرنا ہے۔

○ لاہوریوں نے تمام پابندیاں توڑ کر بسنت منائی۔ ۳۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ ۲۰۰ سے زائد زخمی ہو گئے پولیس کے مسلح دستوں نے مختلف مقامات پر چھاپے مار کر ۲۰۰ افراد گرفتار کر لئے۔

○ کشمیر میں بھارتی فوج کے تشدد کے نتیجے میں عقوبت خانوں میں ۷ نوجوان شہید ہو گئے۔ ایک سال میں ۳۹۰۷ شہید ہونے والوں میں سے ۱۳۳۱ کو اذیتیں دے کر شہید کیا گیا ہے۔ ۴۷۰ مسلمان خواتین کی آبروریزی کی گئی۔

○ لاہور، گوجرانوالہ، شورکوٹ اور قصور پاک پتن سیکشنوں کو بھی نجی تحویل میں دیا جا رہا ہے۔

○ صوبائی حکومت جہاں تک چاہے گی سندھ میں فوج موجود رہے گی۔ آپریشن کلین اپ کے سلسلے میں فوج پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ہے۔ اور عدالتی اختیارات نہ ہونے کے باوجود امن و امان بحال رکھا ہے۔ ۱۳۷ ڈاکو ہلاک کئے گئے۔ ۲۱۳ پتھاریدار اور ۳۵ دہشت گرد گرفتار کئے گئے ہیں۔

○ پونچھ سیکٹر میں بھارتی فوج نے اندھا دھند فائرنگ کی۔

○ بری فوج کے سابق سربراہ جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ وہ بیان جس پر سارے ملک میں شور ہے انہوں نے کب دیا تھا؟ انہیں تو کسی نے دکھا دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ صدر اسحٰق قابل، ذہین اور تجربہ کار انسان ہیں۔

○ گورنر بلوچستان نے وزیر اعلیٰ کے مشیروں کے تقرر کی اجازت نہیں دی۔

○ بری فوج کے سربراہ جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ ہم حکومت کی اچھی کوششوں کی حمایت کریں گے۔ فوج کا بیرکوں تک محدود رہنا کوئی مشکل کام نہیں۔ حکومتی امور میں دخل نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاک امریکہ کمانڈوز کی مشقیں کسی خاص بات کی نشاندہی نہیں کرتیں۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ حکومت کی اکثریت کو چیلنج کرنے کا تماشا کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف صدر اسحٰق کے دوبارہ صدر بننے میں رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وزیر اعظم تک آٹھویں ترمیم رہنی چاہیئے۔

○ جمعرات اور جمعہ کی شب اور جمعہ کی صبح شدید دھند کی وجہ سے ملک بھر میں نظام زندگی درہم برہم ہو گیا۔ ٹریفک کے مختلف حادثات میں متعدد افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ پروازوں کا شیڈول متاثر ہوا۔ دھند کی وجہ سے وزیر اعظم جنرل آصف نواز کے چہلم میں شریک نہ ہو سکے۔

○ حکومت سندھ نے ایم کیو ایم کے سفارش پر دیئے گئے اسلحہ لائسنسوں کی منسوخی کے لئے کئی کئی صفحوں پر مشتمل اشتہارات اخباروں کو دیئے ہیں۔ یہ اسلحہ لائسنس جنوری ۱۹۸۸ء سے ۳۰، جون ۱۹۹۲ء کے دوران جعلی ناموں اور پتوں پر جاری کئے گئے تھے۔

○ افغان لیڈر حکمت یار کے پاکستان میں داخلے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

○ بڑے سرکاری افسروں پر حکومت نے پابندی لگا دی ہے کہ وہ غیر ملکی کمپنیوں کے خرچ پر دورے نہیں کر سکیں گے۔

ضرورت ہے

فارم نزد کھوسکی ضلع بدین سندھ کیلئے ایک دیانتدار منشی / کامدار کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت اور تجربہ۔ فارم پر رہائش بجلی وغیرہ برائے فیملی موجود۔ درخواستیں مع کوائف عمر، تعلیم، تجربہ، مطلوبہ تنخواہ وغیرہ اپنے صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ہمراہ مندرجہ ذیل پتہ پر جلد ارسال کریں۔ یا خود رابطہ کریں
بریگیڈیئر اعجاز احمد خان ۴۸۔ نمبر ۴ کمرشل سٹریٹ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی ۷۵۵۰۰
فون نمبر: ۵۴۲۵۳۳

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE Rs 200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE Rs 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE Rs 100/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶۔ ۷۷۱

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجیے اور خدمت کا موقع دیجیے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ ۔ آفس: ۵۲۱

پتہ

حبوب مفید اٹھرا — ۱۵ گرام ۱۶/- — ۶۰ گرام ۴۸/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) — ۱۵۰/- روپے
زدجام عشق خاص — ۴۸۰/- روپے
روشن کاجل — ۵/- روپے
تریاق معدہ — ۱۰/- روپے — ۲۰/- روپے
NASIR ناصر
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۵۳۴-۶۳۴ (۰۴۵۲۴)